فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم : جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۴ رمضان ۱۳۹۰ھ - ۵ نبوت ۱۳۴۹ہش - ۵ نومبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۵۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے

اِس سے کشفی طاقت بڑھتی اور ترقی پذیر ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں :-

(۱) " صلوٰۃ کے بعد روزہ کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو اِن عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ سے آگاہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں... کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اُوپر قہرِ الٰہی کا نازل کرنا ہے"۔

" روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ اِن ایّام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اُس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں"۔ (لیکچر لا الٰہ الّا اللہ ص۴۳)

(۲) " عبادات دو قسم کی ہوتی ہیں عبادات مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو۔ اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی ہی میں کر سکتا ہے ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر نابینائی آ جاتی ہے۔ یہ سچ ہے پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎ موئے سفید از اجل آرد پیام ۔ اِس لئے انسان کو چاہیئے کہ حسبِ استطاعت خدا کے فرض بجا لاوے۔ روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو اِس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے"۔ (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اخبارِ احمدیہ

- ربوہ ۴ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ انفلوئنزا کی وجہ سے طبیعت تا حال ناساز ہے اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن صحت ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ٭

- ربوہ ۴ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت انفلوئنزا کی وجہ سے ناساز ہے۔ گلے میں بھی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین ٭

- راولپنڈی ۴ نبوت ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کام والی بابرکت لمبی زندگی سے نوازے۔

آمین اللّٰھم آمین

- محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کی دائیں آنکھ کا آپریشن ہو چکا ہے اب بائیں آنکھ میں موتیا اُتر رہا ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اب اس آنکھ کا آپریشن ہو گا جس کے بعد عینک لگائی جا سکے گی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس آپریشن کو بھی کامیاب کرے اور انہیں پوری صحت عطا فرمائے۔ آمین ٭

- مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج سیرالیون پچھلے دنوں بعارضہ انفلوئنزا بہت بیمار رہے ہیں اب آپ کو بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے۔ ان کے ایک فرزند محمد ناصر کو کافی دنوں سے ملیریا بخار آ رہا ہے جس کا صحت پر بہت بُرا اثر ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار کا لڑکا حفیظ الرحمٰن بھی بہت بیمار رہا ہے۔ اب اگرچہ وہ بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہے لیکن کمزور بہت ہے اس کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے ٭

عزیز الرحمٰن خالد

از سیرالیون

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵۔ نبوت ۱۳۴۹ ہش

اِسلام کے نام پر سیاسی پارٹیاں

آجکل پاکستان میں جمہوریت قائم کرنے کے لئے انتخابات کا چرچا گھر گھر ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے اِس وقت یہاں مارشل لاء کی حکومت ہے اور حکومت بڑی عقلمندی اور کوشش سے یہ انتخابات کرانا چاہتی ہے تاکہ یہاں صحیح جمہوریت قائم ہو جائے۔ لُطف یہ ہے کہ یہاں جتنی سیاسی پارٹیاں انتخابات میں حصّہ لے رہی ہیں سب اس امر کی مدعی ہیں کہ ہم یہاں اسلامی قانون نافذ کریں گی۔ اس کے باوجود تمام سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف سخت سے سخت پراپیگنڈہ کر رہی ہیں اور بعض وقت تو فساد کی نوبت بھی آ جاتی ہے۔

جہاں تک غور کیا ہے ہمیں اس کی وجہ سوا اس کے اور کوئی معلوم نہیں ہوتی کہ موجودہ حالات میں اسلام کو سیاست میں خواہ مخواہ داخل کر لیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر اسلام ایک ہے تو اسلام کے نام پر اتنی مختلف سیاسی پارٹیاں جو ایک دوسرے کی جانی دشمن ہیں کس طرح معرضِ وجود میں آ گئی ہیں۔

اِن مختلف پارٹیوں کے منشور سے یہ امر بھی واضح نہیں ہوتا کہ یہ پارٹیاں اسلامی فرقوں کی بناء پر بن گئی ہیں۔ سوا ایک پارٹی کے جو سُنّی کہلاتی ہے باقی تمام سیاسی پارٹیاں اس طرح کا کوئی فرقہ دارانہ منشور نہیں پیش کر رہیں۔ البتہ کئی ایک دوسری سیاسی پارٹیاں ہیں مثلاً اہلحدیث مگر وہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتیں۔ پھر شیعہ دوست ہیں جن کی فرقہ کے نام پر کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے مگر وہ اسلامی قانون ایسا چاہتے ہیں جو شیعہ فرقہ کے خلاف نہ ہو۔

یہ مختلف سیاسی پارٹیاں جو اسلام کے نام پر انتخابات میں حصّہ لے رہی ہیں اس زور شور اور تلخی سے باہم متصادم کیوں ہیں۔ ذرا غور کرنے سے حقیقی وجہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہ ہے کہ یہ تمام پارٹیاں جن جن لیڈروں کے زیرِ اثر ہیں اکثر وہ خود اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان میں سے کسی کے پیشِ نظر اسلام کی بہبودی نہیں ہے بلکہ خود اقتدار پر قابض ہونے کے لئے رنگا رنگ پارٹیاں بنا لی ہیں اور بے چارا اسلام الگ کھڑا ان سب کا مُنہ حیرت سے تک رہا ہے۔

اِس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ پاکستان کے عوام مذہبی ذہنیت رکھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ یہ مختلف لیڈر اسلام کے نام پر اپنا اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ جو پارٹی اپنے آپ کو اسلام کی سب سے بڑی خیرخواہ بیان کرتی ہیں اس کے زیرِ اثر اخبارات جہاں ایک طرف اسلام کے متعلق بڑے لمبے چوڑے مضامین شائع کرتے ہیں تو دوسری طرف دھڑلے سے ایکٹرسوں اور سینما کے اداکاروں کی رنگین تصویریں شائع کرتے ہیں اور فلمی خاص نمبر نکالتے ہیں انہی میں سے ایک اخبار تو جمعہ کے روز فلمی نمبر شائع کرتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ پارٹی اپنے زیرِ اثر اخبار پر اتنا بھی اخلاقی اثر نہیں ڈال سکتی اور نہ کسی دوسرے زیرِ اثر اخبار کی ٹون اسلامی بنوا سکتی ہے تو پھر یہ کس طرح تسلیم کیا جائے کہ یہ پارٹی اسلام کی اتنی گرویدہ ہے کہ وہ یہاں اسلامی قانون رائج کر سکے گی۔

روزِ محشر ہے محمد مصطفےٰ کا آسرا

غیر کو ہوگا جو ہوگا ماسوا کا آسرا
مُجھ کو کافی ہے فقط ذاتِ خدا کا آسرا

غیب ہے بیشک اِن آنکھوں سے نظر آتا نہیں
دیکھ سکتے ہیں اسے گر ہو دُعا کا آسرا

زندۂ جاوید ہم کو کر دیا اِک سانس نے
خضر ڈھونڈے چشمۂ آبِ بقا کا آسرا

وہ ارسطوئے زمانہ بھی ہوئے تو کیا ہوا
متّقی کو ہے مگر اس کی ہدیٰ کا آسرا

رحمۃٌ للعٰلمیں ہے اور شفیع المذنبیں
روزِ محشر ہے محمد مصطفےٰ کا آسرا

تنویرؔ

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۷۰ء کے مبارک موقع پر
روزنامہ الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر

مضمون نگار اصحاب اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرمائیں

حسبِ معمول اِس دفعہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کے مُبارک موقع پر روزنامہ الفضل کا ایک ضخیم باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا جو انشاء اللہ نہایت اہم اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

اِس نمبر کی تیاری شروع ہو چکی ہے جماعت کے اہلِ قلم احباب اور شاعر اصحاب اپنے قیمتی مضامین اور نظمیں زیادہ سے زیادہ ۳۰ نومبر تک ضرور ارسال فرمائیں اس کے بعد موصول ہونیوالے مضامین ضروری نہیں کہ سالانہ نمبر میں جگہ پا سکیں۔

• مشتہرین و ایجنٹ صاحبان بھی جلد اپنے آرڈر بُک کروالیں۔

(ادارہ)

قسط ۲

رمضان المبارک کی فضیلت اور اس کی برکات

(از مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔ ربوہ)

معاشرتی فوائد

روزہ کے کئی معاشرتی فوائد بھی ہیں۔ سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ اس کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے سے امراء اور غرباء کے درمیان نفرت کی خلیج کم ہوتی ہے اور بالآخر باہمی محبت و الفت استوار ہو جاتی ہے۔ عام طور پر امیروں کو غریبوں کی مشکلات کا پورے طور پر احساس ہی نہیں ہوتا۔ وہ دن میں کئی مرتبہ انواع و اقسام کے کھانوں سے لدے ہوئے میزوں پر بیٹھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک یہی حالات میسّر ہونے کی وجہ سے انہیں اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ بھوک کی تکلیف کیا ہے اور یہ کہ دنیا میں ان کے بہت سے بھائی ایسے بھی ہیں جنہیں دو وقت کی روکھی روٹی بھی مشکل سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن جب یہ لوگ روزہ رکھ کر خود بھوک سے دوچار ہوتے ہیں تو انہیں غرباء کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور ان کی امداد کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے رمضان میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے کا حکم ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں تیز چلنے والی آندھی کی طرح خیرات کیا کرتے تھے۔

درحقیقت قومی ترقی کا یہ ایک بہت بڑا گُر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ تمام قسم کی تباہیاں اُسی وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ان کی چیزیں صرف انہی کی ہیں اور دوسروں کا ان میں کوئی حق نہیں۔ جو قومیں اس گُر کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا رہتی ہیں وہ تباہی سے بچ جاتی ہیں۔ لیکن اس کے اُلٹ جن قوموں کے امراء اپنے اموال میں اپنے غریب بھائیوں کا حق تسلیم نہیں کرتے وہاں کمیونزم ظاہر ہو کر ان کی سزا کا موجب بنتا ہے۔ پھر نہ صرف وہ اپنے اموال سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ شخصی آزادی کی نعمت بھی ان سے چھین لی جاتی ہے۔

پس روزہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہماری چیزیں صرف ہماری ہی نہیں بلکہ دوسروں کا بھی ان میں حق ہے اور ان سے فائدہ اٹھانے کا انہیں بھی موقع ملنا چاہیئے۔ یہی وہ اصول ہے جس سے امراء اور غرباء میں محبت و الفت کا رشتہ استوار ہوتا ہے اور دنیا میں آزاد معاشرہ کی بنیاد مستحکم ہوتی ہے۔

روزوں کے ذریعہ سے مومنوں کو اپنے جائز حقوق کو ترک کرنے کی مشق کروائی جاتی ہے۔ یعنی کھانا پینا وغیرہ انسان کے جائز حقوق ہیں لیکن روزہ کی وجہ سے وہ ان کو ترک کر دیتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ حلال چھوڑنے کی عادت پیدا کئے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔

دنیا میں پائیدار امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ لوگ اس بات پر تیار رہوں کہ بوقتِ ضرورت وہ اپنے جائز حق کو چھوڑ دیں گے۔ دنیا میں اکثر فساد اس لئے نہیں ہوتے کہ لوگ ناحق اور حرام کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے بلکہ اکثر فساد اس لئے ہوتے ہیں کہ لوگ اپنے حق اور حلال کو بوقتِ ضرورت چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ناجائز طور پر کسی کا حق دبا ئیں مگر وہ لوگ دنیا میں بہت زیادہ ہیں جو لڑائی جھگڑے اور قتل و غارت پسند کر لیں گے لیکن اپنے حق سے دستبردار ہونے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں گے۔ عالمی سطح پر بڑی بڑی جنگوں کی بنیاد بھی اکثر یہی بات ہوتی ہے۔ حالانکہ اگر وہ ذاتی قربانی کریں تو بہت سے جھگڑے اور فساد مٹ جاتے ہیں اور خوشگوار امن قائم ہو سکتا ہے۔

روزے ہمیں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ تم صرف حرام کو ہی ترک نہ کرو بلکہ اگر خدا تعالےٰ کے لئے ضرورت پڑ جائے تو حلال یعنی اپنے جائز حق کو بھی چھوڑ دو تاکہ اس طرح دنیا میں نیکی اور امن قائم ہو۔ پس روزے دنیا میں قیامِ امن کا ذریعہ ہیں۔

روزہ کا ایک معاشرتی فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے غرباء احساسِ کمتری سے بچ کر عزتِ نفس کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کا سہارا حاصل کرتے ہیں۔ غریب بے چارے سارا سال تنگی سے گزارا کرتے ہیں بعض دفعہ انہیں فاقے بھی کرنے پڑتے ہیں رمضان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انہیں توجہ دلائی ہے کہ وہ ان فاقوں سے بھی ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ یعنی وہ اپنی ان تنگیوں پر صبر و شکر کر کے خدا تعالیٰ کی رضا پا لیتے ہیں۔ گویا روزے غرباء کو مایوسی سے بچاتے ہیں اور ان کی تسکین کا موجب بنتے ہیں۔

دنیا کی قریباً اسّی فیصد آبادی غریب ہے۔ اتنی بڑی تعداد کی دلجوئی خدا تعالیٰ نے رمضان کے ذریعہ کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ خیال نہ کرو کہ فاقہ کش کو میرا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو روزے رکھنے سے وہ کیوں خوش ہوتا۔ رمضان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا ہے کہ انہیں فاقوں سے گزر کر وہ بڑے بڑے فیوض حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی محنت اور قربانی کے باعث امراء سے بہت آگے نکل سکتے ہیں۔ پس رمضان غرباء کیلئے ڈھارس، تسکین اور عزتِ نفس کا ذریعہ ہے۔

رُوحانی فوائد

روزہ کے ذریعہ انسان کو تقویٰ حاصل ہوتا ہے، وہ بدیوں اور بُرائیوں سے بچ جاتا ہے۔ لعلّکم تتّقون کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی یہی غرض واضح فرمائی ہے۔ یہ غرض ایک تو اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ دنیا سے انقطاع کی وجہ سے انسان کی روحانی نظر تیز ہو جاتی ہے اور وہ اُن عیوب کو بھی دیکھ لیتا ہے جو پہلے اُس سے پوشیدہ تھے۔ اور یوں گناہوں کا علم ہو جانے کی وجہ سے اُن سے بچ جاتا ہے۔

دوسرے یہ کہ روزہ صرف اُسی وقت صحیح ہوتا ہے جبکہ روزہ دار کلّی طور پر بُرائیوں سے پرہیز کرے ورنہ اس کا روزہ خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں ٹھہرے گا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

مَن لم یدع قول الزّور و العمل به فلیس للّٰه حاجة فی ان یدع طعامهٗ و شرابهٗ۔

یعنی روزہ صرف اس چیز کا نام نہیں کہ انسان سارا دن نہ کچھ کھائے اور نہ پیئے بلکہ روزہ یہ ہے کہ منہ کو کھانے پینے سے روکنے کے علاوہ اُسے ہر اُس چیز سے بچایا جائے جو روحانیت کیلئے نقصان دہ اور ضرر رساں ہو اور جھوٹ بولنے اور بُرے کاموں سے پُورے طور پر اجتناب کیا جائے۔

زبان پر قابو رکھنے کا حکم تو ہمیشہ کیلئے ہے لیکن روزہ دار خصوصیت سے اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے۔ متواتر ایک مہینہ تک یہ عمل باقی گیارہ مہینوں میں بھی اس کے لئے حفاظت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے۔

چار چیزوں کی وجہ سے انسان بدیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ اوّل کھانا۔ دوم پینا۔ سوم شہوت۔ چہارم محنت سے بچنے کی خواہش۔ تمام عیوب اِن چار منبعوں سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ روزہ ان سب کا علاج ہے۔ اور ان منبعوں کا سدِّباب کرتا ہے۔ مثلاً محنت سے بچنے کی خواہش سے انسان خیانت اور چوری کے عیوب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اپنی ضروریات کے لئے محنت وہ کرتا نہیں اور ان کے حصول کے لئے ان بُرے افعال کو آسان ذریعہ سمجھتا ہے۔ لیکن روزہ دار کو سحری کھانے کے لئے اٹھنا پڑتا ہے۔ عبادت کے لئے رات کو جاگنا ہوتا ہے۔ دن کو سارا دن مُنہ بند رکھتا ہے۔ کم سوتا ہے اور کم کھاتا ہے۔ اور متواتر ایک ماہ تک یہ مشقت برداشت کرنے کی وجہ سے اس کی سُستی دُور ہو جاتی ہے اور محنت کی عادت پڑ جاتی ہے۔

اسی طرح کھانے پینے اور جنسی تعلقات سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ انسان اچھے کھانے اور عمدہ مشروب زیادہ مقدار میں چاہتا ہے۔ جب اس کی جائز آمدنی میں یہ ممکن نہیں ہوتا تو پھر وہ ناجائز ذرائع سے مال پر قبضہ جماتا ہے۔ اسی طرح جنسی جذبات کو پورا کرنے کے لئے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ان سب باتوں کے لئے روزہ ایک کارگر علاج ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے اور تعیش کی زندگی سے الگ ہو جاتا ہے۔ پس

جن ضروریات کی وجہ سے انسان گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے روزہ کی وجہ سے انہیں عارضی طور پر ترک کرنا پڑتا ہے اور اس طرح انسان میں ضبطِ نفس اور قناعت کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ بدیوں سے بچ جاتا ہے۔

روزوں کا ایک روحانی فائدہ یہ ہے کہ ان سے انسان کی کشفی نگاہ میں جِلا اور نور پیدا ہوتا ہے۔ اُسے رؤیا و کشوف ہوتے ہیں اور الہام الٰہی اس کے دل پر نازل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ جس قدر کم کھانا کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ مسلمان صوفیاء نے بھی لکھا ہے کہ رمضان کا مہینہ تنویرِ قلب کے لئے بہت عمدہ ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں اور انسان خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ پس وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی خاطر اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس کی طرف غلط طور پر نہیں جھکتے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اپنا کھانا پینا، سونا اور جنسی تعلقات کم کر دیتے ہیں اور بے ہودہ گوئی سے پرہیز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا الہام ان پر نازل ہوتا ہے اور رؤیا صادقہ اور کشوفِ صحیحہ کے دروازے ان پر کھولے جاتے ہیں۔

تیسرا روحانی فائدہ یہ ہے کہ روزہ کی وجہ سے انسان کو ایک رنگ میں خدا تعالیٰ سے مشابہت حاصل ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کھانے پینے اور سونے سے پاک ہے۔ انسان اپنی بشریت کی وجہ سے ان چیزوں کو کلی طور پر ترک نہیں کر سکتا۔ لیکن روزہ کی وجہ سے اسے ان چیزوں میں کمی کرنی پڑتی ہے اور ایک وقت تک وہ انہیں ترک کر دیتا ہے۔ اور اس طرح جزوی طور پر اُسے اپنے خالق سے مشابہت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ انسان اُسی چیز کی طرف جھکتا یا پرواز کرتا ہے جس سے اُسے مشابہت ہوتی ہے۔ انسان جب یہ باتیں خدا کی رضا کے لئے کرتا ہے تو وہ لقاءِ الٰہی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہونے، اس کی قربت حاصل ہونے اور روحانیت کے مضبوط ہو جانے کی وجہ سے وہ شخص گمراہی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی دعائیں سُنتا ہے اور وہ اپنی رضا کا اظہار اُس پر کرتا ہے۔ چنانچہ روزوں کے ذکر میں ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ ارشاد فرمایا ہے:-

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ
عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ
اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا
لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ
لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝

(بقرہ آیت ۱۸۷)

اے رسول! جب میرے بندے تجھ سے میرے بارہ میں سوال کریں تو تُو انہیں کہدے کہ مَیں انکے بہت قریب ہوں۔ اور جب وہ مجھ پر صحیح ایمان رکھتے ہوئے میرے احکام پر عمل پیرا ہو کر مجھے پکاریں تو مَیں انکی دعوت کا جواب دیتا ہوں اور انکی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔

چندہ وقفِ جدید ناصرات الاحمدیہ

(حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وقفِ جدید وہ لازمی چندہ ہے جو احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت اور ان میں احمدیت کی خاطر قربانی کرنے کا مادہ پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہر بچی اس میں حصہ لے خواہ آٹھ آنے ماہوار ادا کرے یا چھ روپے سالانہ۔ اگر ایک گھر کا ایک بچہ یا بچی اتنی رقم ادا نہ کر سکتا ہو تو اس گھرانے کے سب بچے مل کر چھ روپے سالانہ ادا کر سکتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ سالِ رواں کے قریباً دس ماہ گزر چکے ہیں (وقفِ جدید کا سال ماہ جنوری سے شروع ہوتا ہے) اور اس سال صرف ۷۴ مقامات سے وقفِ جدید کا چندہ آیا ہے اور وہ بھی نہ ہونے کے برابر۔ اس کے بالمقابل گزشتہ سال ۱۰۷ مقامات سے ناصرات کا وقفِ جدید کا چندہ آیا تھا۔ ایک ترقی کرنے والی قوم کا قدم نہ رُکتا ہے نہ پیچھے ہٹتا ہے۔ پھر یہ سُستی کیوں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کو کامیاب بنانے کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر ڈالی تھی۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں، اگر آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کر دیں کہ وہ کم از کم اٹھنی ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقفِ جدید کے کاموں کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو مَیں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا بجٹ ان بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقفِ جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں، جب تک خود آپ کے ذہن میں وقفِ جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

(۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بر موقع سالانہ اجتماع۔ المصابیح صفحہ ۲۱)

سالِ رواں میں عہدہ داران لجنہ نے اس سلسلہ میں بہت سُستی دکھائی ہے۔ ابھی وقت ہے تمام عہدہ داران لجنہ اور سیکرٹریانِ ناصرات اس طرف توجہ کریں۔ ہر ماں کا بھی فرض ہے کہ وہ جائزہ لے کہ اس کی بچی نے "وقفِ جدید" کا اِس سال کا چندہ ادا کر دیا ہے یا نہیں۔

جھنگ، لائلپور، سرگودھا، ملتان، بہاولپور، اسلام آباد، جہلم، گجرات، پشاور، حیدر آباد، ساہیوال اور سیالکوٹ کی لجنات کو اس چندہ کی طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان کی ناصرات کی تعداد کے مدنظر اس وقت تک بہت کم چندہ آیا ہے۔ ناصرات لاہور کا چندہ گزشتہ سال سے زیادہ ہے۔ الحمد للہ

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

غریب مستورات کے لئے گرم کپڑوں
اور
بستروں کی ضرورت

(حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدّ ظلّہا العالی)

موسم سرما شروع ہے۔ ہر سال ایک خاصی بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے جن کے لئے گرم کپڑوں اور بستروں کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو کرنا ہوتا ہے۔ صاحبِ استطاعت خواتین لحاف، توشکیں، کمبل، گرم زنانہ کپڑے اور گرم بچوں کے کپڑے جلد سے جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ مردانہ کپڑے لجنہ اماء اللہ کو نہ بھجوائیں۔ لجنات بھی اس طرف توجہ دیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل میں سالانہ اجتماع کے موقع پر عاجزہ کی تقریر کی اشاعت کے سلسلہ میں پندرھواں سالانہ اجتماع درج ہو گیا ہے۔ اور میری تقریر کے ساتھ ۲۳ر اخاء (۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۰ء) درج ہو گیا ہے۔ حالانکہ لجنہ اماء اللہ کا یہ تیرھواں سالانہ اجتماع تھا اور اس سال کا اجتماع ۱۶ر اکتوبر کو شروع ہُوا تھا اور اسی دن عاجزہ نے یہ تقریر کی تھی۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ایمان کو تباہ کرنیوالی مرض ـــ بدظنی

از مکرم محمد انیس الرحمان صاحب شاہد

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝

(الحجرات آیت ۱۳)

یعنی اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو تم اس کو ناپسند کروگے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بنیادی طور پر ظن دو قسم کے ہوتے ہیں۔ حسن ظن اور سوء ظن اور یہ دونوں ظن خدا تعالیٰ کے علاوہ اس کے رسول اور دیگر بنی نوع انسان کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے متعلق انسان جس طرح پر بھی گمان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ جب دنیا کی ہدایت کے لئے مامورین اور مرسلین کو بھیجتا ہے تو بعض لوگ ان کے متعلق شکوک میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ قبول حق کی سعادت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق رحم۔ رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شے بے کار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جاوے گا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں

(ملفوظات جلد اول ص ۹۵ و ۹۶)

حضرت اقدس ایک اور مقام پر فرماتے ہیں

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے۔ اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے ـــ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔

الغرض سوء ظن نہ تو خدا تعالیٰ کے متعلق کرنا چاہیئے اور نہ ہی اسکے بندوں کے متعلق کیونکہ سوء ظنی کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم دوسروں کے باطن میں تصرف کرنے والے ہونگے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ ایک قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"میں نے ایک قصہ پڑھا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ عہد کیا تھا کہ میں اپنے آپ کو کسی سے اچھا نہ سمجھوں گا ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پر پہنچے دیکھا کہ ایک شخص ایک جوان عورت کے ساتھ کنارے پر بیٹھا رنگ رلیاں کر رہا ہے اور ایک بوتل پاس ہے اس میں سے گلاس بھر بھر کر پی رہا ہے۔ ان کو دور سے دیکھ کر اس نے کہا کہ میں نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا خیال نہ کروں۔ مگر ان دونوں سے تو میں اچھا ہی ہوں۔ اتنے میں زور سے ہوا چلی اور دریا میں طوفان آیا ایک کشتی آرہی تھی وہ غرق ہو گئی۔ وہ مرد جو عورت کے ساتھ رنگ رلیاں کر رہا تھا اٹھا غوطہ لگا کر چھ آدمیوں کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی۔ پھر اس نے اس بزرگ کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اپنے آپ کو مجھ سے اچھا خیال کرتے ہو میں نے تو چھ کی جان بچائی ہے اب ایک باقی ہے اسے تم نکالو۔ یہ سن کر وہ بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تم نے یہ میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا اور یہ معاملہ کیا ہے؟ تب اس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل میں اس دریا کا پانی ہے اور یہ عورت میری ماں ہے۔ اور میں ایک ہی اس کی اولاد ہوں۔ قویٰ اس کے بڑے مضبوط ہیں۔ اسلئے جوان نظر آتی ہے۔ خدا نے مجھے مجبور کیا تھا کہ میں اس طرح کروں تاکہ تجھے سبق حاصل ہو۔

(البدر جلد اول ص ۱۰۲ دسمبر ۱۹۰۳ء)

بدظنی انسانی اعمال کو ضائع کر دیتی ہے اور اسے تباہی کے گڑھے میں پھینک دیتی ہے۔ بدظنی ایمان کے درخت کو نشو و نما نہیں ہونے دیتی بلکہ اسے جڑ سے کاٹ ڈالتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب الوصیت کے حاشیہ ص ۶ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"بدظنی ایک سخت بلا ہے۔ جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے برافروختہ ہوئی"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد جگہ اور متعدد بار اپنی جماعت کو بدظنی جیسی بیماری اور زہر سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور ایسے لوگوں کو جو بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوتے۔ لیکن توہمات اور ظنون و گمان میں مبتلا رہے۔ ان کو اپنے ایمان کی فکر کرنے کی تاکید کی ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں :-

"بدظنی سے بچو جو شخص ایمان لاتا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہیئے نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار ہو یاد رکھو ظن مفید نہیں ہو سکتا خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یقین ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بامراد کر سکتی ہے یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اگر انسان ہر بات پر بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گذار سکے وہ پانی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو۔ بازار کی چیزیں نہ کھا سکے کہ ان میں ہلاک کرنے والی کوئی شے ہو پھر کس طرح رہ سکتا ہے۔ یہ ایک موٹی مثال ہے۔ اسی طرح پر انسان روحانی امور میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اب تو خود سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود، حکم عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کا فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے وہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ تمہارا امام ہوگا وہ حکم عدل ہوگا۔ اگر اس پر تسلی نہیں ہوتی۔ تو پھر کب ہوگی ....." (ملفوظات جلد سوم ص ۱۱۳)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بدظنی جیسی زہر سے ہمیشہ

نئے سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۷۱-۴-۳۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۷۱-۵-۱ تا ۷۴-۴-۳۰) کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۷۱-۳-۱۵ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔

ضروری وضاحت: بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں یہ طریق درست نہیں تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں جن عہدوں پر ۷۲-۷۱ کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی معہ ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔

جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہئیے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

صدر موصیان کے انتخابات کی میعاد بھی ۷۱-۴-۳۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ جملہ ایسی جماعتیں جن میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہ اس امر کو نوٹ فرما لیں کہ صدر و نائب صدر مجلس موصیان کے انتخابات حسب قواعد کروا کر براہ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں۔

جن جماعتوں کے پاس انتخابات کروانے کے متعلق قواعد و ضوابط کی کتاب موجود نہ ہو وہ نظارت علیا سے بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔ اس کی قیمت معہ محصول ڈاک ۲-۰۵ روپے ہے۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضلع گوجرانوالہ میں تربیتی جلسے

۱۰ ماہ اخاء (اکتوبر) کو مدرسہ چھٹہ ضلع گوجرانوالہ میں بعد نماز عشاء ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری محمد حیات صاحب منعقد ہوا جس میں خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تربیتی امور پر تقریر کی غیر احمدی مرد و زن بھی کافی تعداد میں شریک جلسہ تھے۔

۱۹ اخاء کو بعد نماز عشاء موضع منصور والی ضلع گوجرانوالہ میں ایک پبلک جلسہ میں خاکسار نے سوا گھنٹہ تقریر کی جلسہ میں شیعہ و اہل سنت مرد و زن کافی تعداد میں شریک ہوئے اور آخر تک دلچسپی سے تقریر سنتے رہے۔

۲۶ اخاء (اکتوبر) کو مسجد احمدیہ چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ میں خاکسار نے پون گھنٹہ اس موضوع پر تقریر کی کہ "خلافت راشدہ کا نظام کیونکر قائم ہو سکتا ہے" جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے اچھے نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(سید احمد علی سیالکوٹی مربی سلسلہ گوجرانوالہ)

ایک نہایت ضروری امر

گذشتہ سال مجلس مشاورت کی سب کمیٹی مال کا یہ فیصلہ ہے کہ ہر ایک جماعت میں سیکرٹری وقف جدید کا تقرر ہونا چاہئیے اور جو بڑی جماعتیں (جہاں حلقہ وار انتظام ہے) وہاں نائب سیکرٹری وقف جدید (اطفال) بھی مقرر ہونا چاہیے۔

لہٰذا تمام ایسی جماعتیں جہاں سیکرٹری وقف جدید مقرر نہیں یا نائب سیکرٹری وقف جدید (اطفال) کا تقرر اور انتخاب نہیں ہوا وہاں فوری طور پر ہر دو عہدیدار اصحاب کا انتخاب کر کے ناظم مال وقف جدید کو اطلاع دی جائے اور مرکزی منظوری حاصل کی جائے۔ یہ نہایت ضروری امر ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

داخلہ ایم۔اے عربی

تعلیم الاسلام کالج میں ایم۔اے عربی کلاس کا داخلہ یکم نومبر سے شروع کر کے ۶ نومبر تک جاری رہے گا اس کے بعد داخلہ بند کر دیا جائے گا اور ۷ نومبر سے باقاعدہ کلاس شروع ہو جائے گی اس لئے داخلہ لینے والے امیدوار طلباء اور طالبات فوری توجہ کریں معینہ تعداد پوری ہو جانے کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ بھی داخلہ نہ مل سکے گا۔ ایم اے عربی کے نتائج جب سے یہ کلاس کالج میں جاری ہوئی ہے بفضلہ تعالیٰ سو فیصدی رہے ہیں۔ طالبات کے لئے کالج میں پردہ کا باقاعدہ اہتمام رہتا ہے۔ اور ہوسٹل جامعہ نصرت میں رہائش کا انتظام کیا جاتا ہے درخواست فارم کالج سے مل سکتے ہیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

آغا محمد خاں صاحب جو کہ دار السلام منزل بیرون دہلی دروازہ لاہور میں رہائش پذیر تھے کا موجودہ مکمل پتہ مطلوب ہے اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ مکمل پتہ کا علم ہو تو براہ مہربانی دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو مطلع فرمائیں۔ اگر آغا محمد خاں صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے مکمل پتہ سے مطلع فرما دیں تاکہ ان کے لڑکے کے وقف کی کارروائی مکمل کی جا سکے

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میری بڑی لڑکی عزیزہ نصرت جہاں بیگم اہلیہ چوہدری عبد الحکیم خاں صاحب کاٹھ گڑھی پٹواری مال ۷۱-۹-۲۱ و ۷۱-۹-۲۲ کی درمیانی شب کو ایک لمبی بیماری کے بعد کستوآنہ ضلع جھنگ میں وفات پا گئی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرماوے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز مرحومہ کے تینوں چھوٹے معصوم بچوں کو لمبی عمر عطا فرماوے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ — عبد اللہ خاں کاٹھگڑھی صدر جماعت احمدیہ چک ۹۹ TDA ضلع سرگودھا

درخواست ہائے دعا

مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور شہر کی اہلیہ محترمہ سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا کرے اور محترم چوہدری صاحب کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین (شیخ محمد یوسف گول منشی محلہ لائلپور)

۲۔ مکرم قریشی منیر احمد صاحب کے بڑے لڑکے کے بازو کی ہڈی سیڑھیوں پر سے گر جانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔ ہڈی جڑ جائے اور کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔

ارشد حسین ہاشمی لائلپور

۳۔ خاکسار کے والد بزرگوار محترم ملک سوند خاں صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ جولائی ۱۹۷۱ء میں ان کا گردہ کا اپریشن CMH مری میں ہوا تھا۔ مگر اب پھر ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں اور CMH راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ حوالدار صوبیدار محمد اقبال ملک ایجوٹینٹ مری ہلز)

۴۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم نصیر احمد کے بازو کی ہڈی کلائی کے پاس سے پرسوں مورخہ ۷۱-۱۰-۲۸ کو سائیکل گر جانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ عزیزم نصیر احمد ابھی صرف پانچ سال کا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین (عزیز احمد مبشر احمد کراچی)

۵۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بعارضہ ذیابیطس بخار اور کھانسی مسلسل بیمار چلی آرہی ہیں۔ آج کل حالت تشویشناک ہے۔ اسی طرح خاکسار کے تایا جان بھی مختلف قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اور کمزور ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولا کریم اپنے فضل سے والدہ محترمہ کو شفا بخشے اور تایا جان کو پریشانیوں سے محفوظ رکھے آمین (سلیم اختر حلقہ سلطانپورہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"فطرانہ اور عید فنڈ"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ خیرات کی توفیق پاتے ہیں فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ خیرات کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حصول قرب کا ذریعہ ہے۔ مگر اس کی ادائیگی ہر مومن مرد و عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی لازم ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے جس کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے اس وقت فطرانہ کی شرح نقدی کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ فی کس بنتی ہے اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو وہ نصف شرح سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ آپ سے گذارش کی جاتی ہے کہ فطرانہ کی رقم کا ½ حصہ افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوا دیا جائے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جا سکے باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ افضل یہ ہے کہ فطرانہ کی رقم شروع رمضان میں ہی وصول کر لی جائے۔ تاکہ مستحق نادار بھی عید کی خوشیوں میں بروقت شریک ہو سکیں۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہ لائی جائے۔ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد کچھ رقم بچ جائے تو وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

۲۔ اسی طرح عید فنڈ کی طرف بھی پوری توجہ فرمادیں یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے دوست سے ایک روپیہ تھی اب چونکہ روپیہ کی قیمت گر جانے کی وجہ سے احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اسلئے عید فنڈ کی شرح کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی کو اس فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے تواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے رمضان المبارک کو اس کی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم چوہدری غلام حسین صاحب آف شاہدرہ لاہور مورخہ ۲۰ کی صبح کو ۶ بجے کے قریب میو ہسپتال میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم وفات سے ایک روز قبل دل کی بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہوئے تھے۔ آپ موصی تھے۔ چنانچہ اسی روز آپ کا تابوت ربوہ لایا گیا۔ جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و مہربانی بعد از نماز مغرب جنازہ پڑھایا۔

محترم والد صاحب اپنے خاندان میں سے پہلے ہی احمدی ہوئے۔ اور آخری دم تک باوجود خاندانی مصائب و تکالیف کے احمدیت اور خلافت احمدیہ کے ساتھ سچے فدائی کی طرح وابستہ رہے کبھی نماز باجماعت یا چندوں کی ادائیگی سے پہلو تہی نہیں کی نہ ہی کبھی خدمت دین یا جماعت کے کاموں کی انجام دہی سے غفلت برتی۔ ایک عرصہ تک آپ جماعت میں امام الصلوٰۃ اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور سیکرٹری ضیافت رہے۔ کافی دفعہ مجلس مشاورت میں جماعت احمدیہ شاہدرہ کی نمائندگی فرماتے رہے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۷۰ برس تھی۔ احباب کرام درخواست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محترم والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور ہم سب کا خود ہی حامی و ناصر ہو۔ آمین (مبارک احمد شاد باغبانپورہ لاہور)

فدیہ رمضان اور خدمت درویشاں

رمضان کا مہینہ اپنی برکات کے ساتھ .... ۲ نومبر سے شروع ہو گیا ہے۔ خوش نصیب ہوں گے وہ اصحاب جو اس بابرکت مہینہ میں حکم خداوندی کے تحت روزہ رکھنے کی توفیق پائیں گے۔ اور اپنے آقا و مولیٰ کی رضا جوئی کے لئے جدوجہد کریں گے۔

جو اصحاب بوجہ بیمار اور مسافر ہونے کے روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے شریعت اسلامیہ کا یہ حکم ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے ایام میں پورا کریں اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں رزق کی فراخی عطا کر رکھی ہے۔ تو وہ اس مہینہ میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان بھی دیتے رہیں۔ اور ایسے ذی ثروت اصحاب جو روزہ رکھتے ہوئے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں تو یہ ان کے لئے مزید ثواب کا موجب ہو گا۔

فمن تطوّع خیرًا فھو خیرٌ لہٗ

ایسے دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ فدیہ رمضان کی رقوم (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے اخراجات کے برابر ہوں) ناظر خدمت درویشاں کے نام پر جلد بھجوائیں۔ تاکہ قادیان کے درویشوں کے ایسے مستحق رشتہ داروں کو امداد بروقت پہنچائی جا سکے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

الفضل میں اشتہار

دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ھو الشافی

Four Dose Formulas چار خوراکی اکسیریں

بواسیر کیلئے پائلز کیور
PILES CURE PILES
لقوہ، فالج اور درد ول کیلئے مینز کیور
دمہ کیلئے استھما کیور
ناسور کیلئے فسٹولا کیور
پرانی سردرد کیلئے ہیڈاک کیور

ان کے علاوہ دیگر پرانی اور لاعلاج امراض کے لئے فہرست ادویات مفت طلب فرماویں
پیشکردہ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
۳۵ کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم لاہور
تقسیم کنندگان:- ڈاکٹر راجہ ہومیو ہند کمپنی گوبانڈیم

خوشخبری

بشارات رحمانیہ

جلد اول مطبوعہ ۱۹۳۹ء بر موقع خلافت جوبلی حضرت مصلح موعودؓ احباب کرام کے متواتر اصرار پر نہایت ایمان افروز قابل قدر اضافہ کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء میں منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔

حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"چند سال ہوئے مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر ..... نے ایک کتاب بشارات رحمانیہ قادیان سے شائع کی تھی۔ یہ کتاب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول ثابت ہوئی اور کئی اصحاب نے میرے پاس اس کی تعریف کی۔ اور جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے بہت سے لوگوں نے اس کے ذریعہ سے ہدایت پائی۔ اس کتاب میں ان آسمانی نشانوں کا ذکر ہے جو احمدیت کی صداقت میں کثیر التعداد اصحاب کے ذریعہ ظاہر ہوئے اور انہوں نے نہ صرف خود احمدیت کی صداقت کا نشان پایا بلکہ اپنے اپنے ماحول میں دوسرے لوگوں کی ہدایت کا بھی موجب بن گئے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام سلسلہ احمدیہ کے بارے میں آسمانی شہادات کا یہ مجموعہ صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ اور بلند پایہ بزرگان سلسلہ کے نہایت قیمتی مضامین پر مشتمل ہے۔ بزرگان سلسلہ کے متعدد فوٹو۔ کتاب اعلیٰ۔ کتابت اعلیٰ۔ کاغذ عمدہ۔ ٹائیٹل دیدہ زیب صفحات قریباً پانچ صد اپنا پہلی فرصت میں اپنا نسخہ ریزرو کروالیں کیونکہ گرانی کے باعث کتاب محدود تعداد میں چھپوائی جا رہی ہے۔ قیمت مجلد گیارہ روپیہ غیر مجلد دس روپیہ پیشگی قیمت ادا کرنے والے مبلغ دس روپیہ لئے جائینگے اور ان کے نام بھی بطور دعا و یادگار کتاب میں شائع کر دیے جائینگے

المعلن

عبد الرحمٰن مبشر مولوی فاضل حال سکونتی کوارٹر ۱۷/۵۰ بلاک ٹاؤن شپ سکیم کوٹ لکھپت لاہور

حب لمسان بچوں کی چونڈی

بچوں کے امراض سوکھا لاغری سبز دست دور کر کے موٹا کرتی ہے قیمت ساٹھ گولی دو روپے

ہاضمہ کی خرابی دستوں اور بخار کے لئے تحفہ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

رمضان المبارک میں کثرت سے دعائیں کرو اور تلاوت قرآن مجید کا خاص التزام کرو

اس کے بغیر تم رمضان کی عظیم الشّان برکات سے پُورا حصّہ نہیں لے سکتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ رمضان المبارک میں بکثرت دعائیں کرنے اور تلاوت قرآن مجید اور صدقات کا خاص التزام کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" جس کثرت کے ساتھ اس ماہ یعنی ماہِ رمضان میں دعاؤں کا موقع ملتا ہے دوسرے مہینوں میں نہیں ملتا۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خصوصیت کے ساتھ اِس ماہ میں دعائیں کریں اور قرآن کریم کی تلاوت بھی ضرور کریں تا رمضان کی برکات سے پورا حصّہ لے سکیں۔ قرآن کریم کا نزول رمضان میں شروع ہُوا اور سال بھر میں جتنا قرآن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا تھا وہ رمضان میں دوبارہ نازل کیا جاتا تھا حتیٰ کہ آپ نے اپنی وفات کا اندازہ بھی اِسی امر سے لگایا کہ ہر رمضان میں قرآن دُو دفعہ نازل ہوتا تھا اور اب کے صرف ایک ہی دفعہ ہوُا ہے۔ تو رمضان کے مہینہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں قرآن کو تازہ کرنے کے لئے جبرائیل دوبارہ نازل ہوتا تھا اس سے یہ سُنّت بھی معلوم ہوتی ہے کہ قرآن کی حقیقی تلاوت یہی ہے کہ ایک ماہ میں ایک دَور کیا جائے یہ گویا قرآن کریم کی طبعی تلاوت ہے اسلئے اس کے تیس پارہ ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ اس سے کم و بیش قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے۔ ربسا اوقات ایک انسان کو ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس سے زیادہ پڑھے اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کئی گھنٹوں میں ایک پارہ ختم کر سکتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے ان کے دنیاوی کاموں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے سخت مشکل ہوتا ہے کہ روزانہ پارہ ختم کر سکیں۔ بعض آدمیوں کو مَیں نے دیکھا ہے آدھ گھنٹہ پڑھنے کے بعد اگر ان سے پوچھا جائے کہ کتنا پڑھا ہے تو صرف دو تین رکوع بتائیں گے وہ اگر سپارہ ختم کریں تو ان کے دوسرے کام کاج میں حرج ہو گا۔ میری اپنی یہ حالت ہے کہ اگر تیزی کے ساتھ پڑھوں تو دس بارہ منٹ میں سپارہ ختم کر دیتا ہوں اور عام رفتار کے ساتھ بھی بیس بائیس منٹ میں ختم کر سکتا ہوں غرض مختلف حالتیں ہوتی ہیں۔ بعض لوگ بار بار قرآن کریم پڑھنے کی وجہ سے جلدی جلدی پڑھ سکتے ہیں یا جن کو عربی زبان میں مہارت ہوتی ہے یا حافظ ہوتے ہیں وہ آسانی اور تیزی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر زیادہ پڑھیں تو اچھی بات ہے مگر جبرائیل کا آنا اسی حکمت سے تھا کہ امّت کے لئے تلاوت کا یہی اندازہ ہے کہ ایک سپارہ روز قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔

دعائیں بھی خصوصیت سے اِن دنوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ پھر سُنّت سے صدقہ وخیرات بھی اِن دنوں میں کثرت سے کرنا ثابت ہے۔ صحابہؓ کہتے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ویسے تو ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں کثرت اور خصوصیت سے کرتے تھے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کم ازکم اتنی سخاوت ضرور چاہیئے کہ ایک آدمی کے کھانے کا ماہوار خرچ ہو جائے۔ اور جسے اس کی توفیق نہ ہو اس کے لئے تسبیح تحمید اور تکبیر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ذکرِ الٰہی کو بھی رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صدقات کا قائم مقام ٹھہرایا ہے۔"

(الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۶۴ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

انصار اللہ کے لئے ضروری ہدایات

تحریکِ جدید کے مالی جہاد کیلئے آئندہ نسل کو تیار کرنیکی ذمّہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۶۸ء سے انصار اللہ کو تحریکِ جدید کے مالی جہاد کے ضمن میں ایک نہایت اہم ذمہ داری سونپی ہوئی ہے۔ فرمایا :-

" آئندہ نسل کے دل میں خدمتِ اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں "

اب جبکہ حضور ایدہ اللہ نے تحریکِ جدید کے سینتیسویں سال کا اعلان فرمایا تو پھر حضور نے انصار کو اس اہم ذمّہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور کے اس تاکیدی ارشاد کا تقاضا ہے کہ ہر جماعت میں انصار مقامی طور پر تحریکِ جدید کے وعدے لینے کی مہم میں بھرپور تعاون فرمائیں اور ہر وعدہ پر نظر رکھیں۔ جو وعدہ بھی حیثیت سے کم نظر آئے اُسے مشفقانہ وعظ و نصیحت کے ساتھ معیاری بنانے کی کوشش فرمائیں — یاد رہے کہ ماہوار آمد کے کم ازکم پانچویں حصّہ کے برابر وعدہ ہو تو وہ معیاری کہلا سکتا ہے۔ کسی وعدہ کو اِس معیار سے گرنے نہ دیں — نیز ان کے ماحول میں کوئی نوجوان یا بچّہ ایسا نہ رہے جس نے اپنی ہمّت اور استطاعت کے مطابق تحریکِ جدید کے زیرِ انتظام اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام کے لئے چندہ پیش نہ کیا ہو۔

سالِ رواں کی مہم میں جس رنگ میں بھی انصار اللہ مقامی طور پر تعاون فرمائیں اس کی رپورٹ قیادت ہذا کو ضرور بھجوائیں۔

اللہ تعالےٰ سب کو اس کی توفیقِ سعید بخشے۔

قائد تحریکِ جدید

مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

ایم۔ایس سی فزکس کے داخلہ کا امتحان

ایم۔ ایس سی فزکس میں داخلہ کا امتحان مورخہ ۹۔ نومبر بروز پیر بوقت ۹ صبح شعبہ طبعیات نیو کیمپس کے فزکس آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا اور اُسی روز بعد دوپہر نتیجہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ کامیاب طلباء کا انٹرویو اگلے روز یعنی ۱۰۔ نومبر کو دس بجے صبح نیو کیمپس میں لیا جائے گا۔

امیدوار وقت کی پابندی کے ساتھ حاضر ہو جائیں۔

تدریس کا کام چودہ ۱۴ نومبر سے شروع ہو جائے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

برادرم رفیق اللہ خاں عابد و ملک محفوظ الرحمان صاحب بیرونِ پاکستان کے لئے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا سفر میں خود کفیل ہو اور ہر قسم کی مشکلات سے محفوظ و مامون رکھے اور نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(عزیز احمد خان انسپکٹر بیت المال (آمد) حال نوابشاہ سندھ)